اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۵	مورخہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۰

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نہایت ضروری ارشاد

قادیان کے غیر حاضر ووٹران پنجاب اسمبلی کے لئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ قادیان کے وُہ ووٹرانِ پنجاب اسمبلی جو اس وقت قادیان میں موجود نہیں۔ اور جن کے نام دوسرے۔ اور بارھویں صفحہ پر درج کر دیئے گئے ہیں جسطرح بھی ممکن ہو۔ پولنگ کی مقررہ تواریخ ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری کو قادیان پہنچ جائیں یہ ایک نہایت اہم فرض ہے جسمیں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے

۲۶۔ جنوری کو مستورات کا پولنگ ہوگا۔ ۲۷ جنوری کو ان مرد ووٹروں کا پولنگ ہوگا۔ جو جائداد کی بنار پر ووٹر ہیں۔ اور ۲۸ جنوری کو اُن مرد ووٹروں کا پولنگ ہوگا۔ جو خواندگی کی بنار پر ووٹر ہیں۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے جماعت کے تمام دوستوں اور عہدیداروں کو چاہیئے۔ کہ وُہ اس معاملہ میں خاص توجہ سے کام لیں۔ اور قادیان کے غیر حاضر ووٹروں کو جہاں جہاں بھی وُہ ہوں۔ تاکید کرکے مقررہ تاریخوں تک قادیان بھجوا دیں۔ جو دوست کرایہ کا بوجھ نہ برداشت کرسکتے ہوں۔ وُہ کہیں سے قرض لیکر بھی پولنگ کی تواریخ میں سے جس تاریخ کو ان کا ووٹ گزرنا ہو۔ ضرور پہونچ جائیں۔ ایسے اصحاب کو کرایہ ادا کر دیا جائے گا۔

قادیان کے غیر حاضر ووٹران اسمبلی کی فہرست

(۱) شیخ ابراہیم علی عرفانی - بمبئی
(۲) میاں احمد دین پونچھی - میرپور
(۳) حاجی احمد صاحب پھلور ریلوے سٹیشن
(۴) مرزا رشید احمد صاحب - سندھ
(۵) میاں روشن دین صاحب پنڈی چری شیخوپورہ
(۶) سید سلیم شاہ صاحب - سندھ
(۷) شرافت احمد صاحب "
(۸) ماسٹر عطا محمد صاحب شرق پور
(۹) بابا علم دین صاحب ریاست بہاولپور
(۱۰) حضرت مرزا شریف صاحب انبالہ چھاؤنی
(۱۱) شمس الدین پھیری والا - ریاست جموں
(۱۲) میاں شیخ محمد حیثی رسالن سری گوبندپور
(۱۳) مرزا صالح علی صاحب - سندھ
(۱۴) بابو عبد الحمید صاحب شملوی - دہلی
(۱۵) میاں عبد الرحمٰن سابق موذن دارالرحمت جے سنگھ والا ضلع شیخوپورہ
(۱۶) بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی سندھ
(۱۷) ڈپٹی سید غلام حسین صاحب تاج منزل رہتک
(۱۸) ٹھیکیدار غلام رسول بہاول پور
(۱۹) میاں عبد الرحیم صاحب پنڈی چری - شیخوپورہ
(۲۰) مولوی عبد السلام صاحب عمر علیگڑھ
(۲۱) میاں عبد الغنی صاحب گوکھووال چک ۱۲۱ - لائل پور
(۲۲) میاں عبد المنان صاحب علی گڑھ
(۲۳) میاں عبد الوہاب صاحب - لاہور
(۲۴) مولوی عبد اللہ صاحب پیر کوٹ - گوجرانوالہ
(۲۵) مرزا عزیز احمد صاحب - ای - اے سی گوجرانوالہ
(۲۶) منشی فضل حق صاحب نبیل چک گوردا سپور
(۲۷) منشی فیروز الدین صاحب پٹواری مالیر کوٹلہ
(۲۸) راجہ محمد اسلم صاحب دہلی
(۲۹) سید محمد افضل شاہ صاحب گھوڑی ساز رسول بازار مالاکنڈ
(۳۰) محمد بشیر صاحب سیالکوٹی کلکتہ
(۳۱) محمد رشید الدین صاحب چک لالہ راولپنڈی
(۳۲) محمد رشید خاں صاحب سٹیشن ماسٹر رشکئی - پشاور
(۳۳) محمد رمضان صاحب ڈرائیور - فتح آباد ضلع شاہ پور
(۳۴) بابو محمد سعید صاحب کوہاٹ
(۳۵) محمد عبد اللہ صاحب پسر مولوی محمد صاحب لدھیانہ
(۳۶) مولوی محمد علی صاحب والد مولوی محمد تقی صاحب چک ۲۳۷ ملتان
(۳۷) سردار نذر حسین صاحب لفٹننٹ انبالہ
(۳۸) بابو نذیر علی صاحب - دہلی
(۳۹) منشی نصیر الدین صاحب متوطن قادیان سندھ
(۴۰) نیک محمد خان صاحب غزنوی - سندھ
(۴۱) منشی ولی محمد خان صاحب پٹواری بردالہ سیداں حصار
(۴۲) شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بمبئی
(۴۳) مرزا اجمل بیگ صاحب سندھ
(۴۴) ابو الحسنات صاحب سابق مالی حضرت صاحب بہار
(۴۵) احسان الٰہی صاحب دہلی
(۴۶) سید احمد شاہ صاحب ہوشیارپور
(۴۷) سید احمد علی صاحب مولوی فاضل لاہور
(۴۸) اختر احمد خاں صاحب ڈیرہ دون
(۴۹) مرزا اسلم حیات بیگ صاحب قصوری راجپوتانہ
(۵۰) اعظم بیگ صاحب عرف اجو انبالہ
(۵۱) اناز خان صاحب کوٹ بھیرو سنگھو لی
(۵۲) حکیم برکت اللہ صاحب لاہور
(۵۳) بابو برکت اللہ صاحب رد ترنتارن
(۵۴) بشیر احمد صاحب افغان ساکن سرائے نورنگ حال انبالہ
(۵۵) حافظ بشیر احمد صاحب لڑکانہ سندھ
(۵۶) بلال احمد صاحب معرفت مرزا مظفر احمد صاحب دہلی
(۵۷) مولوی جلال الدین صاحب کوہاٹی لاہور
(۵۸) حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری امرتسر
(۵۹) مولوی خلیل الرحمٰن صاحب گگھالیاں
(۶۰) خورشید محمد صاحب کارکن تحریک جدید برہما
(۶۱) صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب انبالہ
(۶۲) رحیم بخش صاحب ڈاکخانہ چنی گھوٹ موضع حصل لاڈ ریاست بہاولپور
(۶۳) مولوی روشن الدین صاحب میانوالی ٹانڈا ام تسر
(۶۴) میاں سلطان احمد صاحب دہلی
(۶۵) سید عمر صاحب عرف سید محمد صاحب سابق موذن سندھ
(۶۶) مرزا سیف اللہ صاحب فاروق بہاولپور
(۶۷) شرف الدین صاحب لوہار بٹالہ
(۶۸) شفیع احمد صاحب بھاگیوری امرتسر
(۶۹) مولوی صالح محمد صاحب امرتوتی کیمپ بہار
(۷۰) صدیق احمد صاحب معلم جدید سکول جنڈانوالہ لائل پور
(۷۱) خلیفہ صلاح الدین صاحب انبالہ
(۷۲) عبد الواحد صاحب میرٹھی دہلی
(۷۳) مولوی عبد الحق صاحب آف حمزہ لاہور
(۷۴) سید عبد الحکیم صاحب پسر محمد فاضل سابق طالبعلم قادیان - حال ضلع گجرات
(۷۵) صاحبزادہ عبد الحمید صاحب ٹوپی علاقہ مردان
(۷۶) شیخ عبد الرب صاحب بمبئی
(۷۷) حافظ عبد الرحمٰن صاحب برادر عبد القادر احسان جویی ضلع منٹگمری
(۷۸) مولوی عبد الرحمٰن صاحب پسر حاکم خان صاحب دہلی
(۷۹) چودھری عبد الرحمٰن صاحب رانجھا لکھنؤ
(۸۰) مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل گوکھووال چک ۲۷۶ لائل پور
(۸۱) عبد الرحمٰن صاحب جنید بی اے سندھ
(۸۲) مرزا عبد الرحمٰن صاحب طبیہ کالج دہلی
(۸۳) سید عبد الرحیم صاحب ریواز ہوسٹل لاہور
(۸۴) عبد الرزاق صاحب بورو - زیرہ ضلع فیروزپور
(۸۵) عبد اللطیف صاحب پسر میاں نظام دین صاحب افریقی بمبئی
(۸۶) عبد الغفار صاحب پینٹر احمدیہ فرنیچر ہاؤس دہلی
(۸۷) عبد المنان صاحب پسر محمد یحییٰ خان صاحب پشاور
(۸۸) قریشی محمد عبد اللہ صاحب علی گڑھ
(۸۹) حافظ عزیز اللہ صاحب بہاولپور
(۹۰) چودھری عزیز بخش صاحب دہلی
(۹۱) میاں علاؤ الدین صاحب لاہور
(۹۲) علم دین صاحب کاتب پسر عبد الرحمٰن صاحب بنوں
(۹۳) ملک گل محمد صاحب سندھ
(۹۴) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب لاہور
(۹۵) مبارک علی صاحب برادر مولوی محمد تقی صاحب فیروزپور
(۹۶) محبوب احمد صاحب سنوری سنور پٹیالہ
(۹۷) ماسٹر محمد اسحٰق صاحب خان پور
(۹۸) محمد اسحٰق صاحب سنوری ملتان
(۹۹) محمد اسحٰق صاحب عابد فیروزپوری کوئٹہ
(۱۰۰) بابو محمد اسمٰعیل صاحب ٹرق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر میکلوڈ گنج روڈ فیروزپور
(۱۰۱) محمد انعام اللہ صاحب پشاور
(۱۰۲) محمد جمیل صاحب مین پوری یو - پی
(۱۰۳) ماسٹر محمد حسین صاحب بی کام لاہور
(۱۰۴) ماسٹر محمد شریف صاحب پرائیویٹ ٹیوٹر لاہور
(۱۰۵) محمد شفیع صاحب موضع ڈھوہ ضلع گجرات
(۱۰۶) محمد عبد اللہ صاحب چک ۱۷ مداس شاہ پور
(۱۰۷) محمد عبد اللہ صاحب پسر شیخ فضل کریم صاحب مرحوم حیدر آباد دکن
(۱۰۸) محمد عبد اللہ خان صاحب پسر مددخان صاحب میانوالی
(۱۰۹) محمد علی شاہ صاحب بھیرہ شاہ پور
(۱۱۰) محمد مختار صاحب بانڈی پور کشمیر
(۱۱۱) مفتی محمد منظور صاحب پسر مفتی محمد صادق صاحب پشاور
(۱۱۲) ملک محمد ناصر الدین خان صاحب لاہور
(۱۱۳) محمد یار خان صاحب جام پور
(۱۱۴) خواجہ مسعود احمد صاحب فیروزپور چھاؤنی
(۱۱۵) میر مشتاق احمد صاحب لاہور
(۱۱۶) مصلح الدین صاحب سعدی علی گڑھ
(۱۱۷) ملک مظفر احمد صاحب بہاولپور
(۱۱۸) چوہدری مظفر الدین صاحب بی اے بنگال
(۱۱۹) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سندھ
(۱۲۰) صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب لاہور
(۱۲۱) ماسٹر مولا داد صاحب ستکوہا
(۱۲۲) ناصر احمد شاہ صاحب پسر مولانا سید سردار شاہ صاحب کشمیر
(۱۲۳) جمعدار نعمت اللہ صاحب انبالہ
(۱۲۴) نور الدین صاحب پسر حبیب الدین صاحب ساکن بہادر حسین
(۱۲۵) نور الدین صاحب برہمی لاہور
(۱۲۶) ولید اد خان صاحب افغان سرائے نورنگ علاقہ مردان
(۱۲۷) اصغری بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر لعل دین صاحب ترنتارن
(۱۲۸) اعجاز سلطان صاحبہ زوجہ محمد مظفر خان صاحب مستونگ
(۱۲۹) اقبال بیگم صاحبہ زوجہ محمد اسحاق صاحب حیدر آباد دکن
(۱۳۰) الفت بیگم صاحبہ زوجہ محمد طفیل صاحب سندھ
(۱۳۱) امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ عبد الحق صاحب لاہور
(۱۳۲) امۃ الحفیظ بیگم زوجہ مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل مانسہرہ
(۱۳۳) امۃ الحق صاحبہ زوجہ حافظ مبارک احمد صاحب فاضل لاہور
(۱۳۴) امۃ الحی صاحبہ دختر مرزا مہتاب بیگ صاحب دہلی
(۱۳۵) امۃ العزیز بیگم صاحبہ زوجہ اسلم حیات بیگ صاحب سردہی راجپوتانہ

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۲ کالم اول پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۵

کھیل تماشوں پر سرکاری محصول لیا جائیگا

حکومتِ پنجاب کے محکمہ اطلاعات کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ پنجاب انٹرٹینمنٹس ڈیوٹی ایکٹ (قانون محصول تفریحات پنجاب) یکم فروری ۱۹۳۷ء سے پنجاب میں نافذ کر دیا جائے گا۔ انٹرٹینمنٹ کی اصطلاح میں ہر وُہ نمائش۔ تماشہ۔ مشغلہ۔ کھیل۔ یا ورزش شامل ہے۔ جس میں داخل ہونے کے لئے لوگوں کو کچھ رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل تفریحات کو محصولِ تفریحات کی ادائگی سے مستثنےٰ رکھا گیا ہے:۔

(۱) گھوڑ دوڑ۔ (۲) نمائش اسپاں (۳) پولو کے میچ۔ (۴) تمام وُہ تفریحات جو کسی چھاؤنی کی حدود میں منعقد ہوں۔ اور جن میں داخلہ باوردی یا بے وردی فوجی افراد تک محدود ہو۔

تمام برطانی۔ اور ہندوستانی فوجی سپاہی۔ بحری سپاہی۔ اور ہوا باز بھی محصول تفریحات کی ادائیگی سے مستثنےٰ قرار دیئے گئے ہیں۔ بشرطیکہ وُہ باوردی ہوں۔ تمام ٹکٹ جن کی قیمت چار آنے یا اس سے کم ہو۔ مستثنےٰ ہیں۔ چار آنے سے زائد مالیت کے ٹکٹوں پر چار روپے تک دو آنے فی روپیہ کے حساب سے محصول وصول کیا جائے گا۔ ان تماشوں پر کوئی محصول نہیں لیا جائے گا۔ جن کی نسبت کلکٹر کو اطمینان ہو۔ کہ ان کی تمام آمدنی رفاہِ عام۔ خیراتی۔ تعلیمی یا سائنٹیفک اغراض کے لئے استعمال کی جائے گی اس کے لئے دس دن پہلے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو درخواست دے کر محصول سے مستثنےٰ رہنے کی اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی:۔

اگرچہ حکومت نے کھیل تماشوں کی طرف لوگوں کی بڑھتی ہُوئی رغبت کو دیکھ کر اپنی آمدنی بڑھانے کا یہ ایک طریق اختیار کیا ہے۔ لیکن اگر عام لوگ دُور اندیشی اور عاقبت بینی سے کام لیں۔ تو بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور وُہ اس طرح کہ ان تماشوں۔ اور تفریحات کو بالکل ترک کر دیں۔ جن میں مال ضائع کرنے کے علاوہ اخلاق بھی تباہ ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے نوجوانوں میں آوارگی۔ اور بے حیائی بڑھ رہی ہے۔ کچھ عرصہ سے پنجاب سنیما۔ اور ناٹکوں کے سیلاب میں بہتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ شائد ہی کوئی چھوٹا موٹا شہر اور قصبہ ہو۔ جہاں اس وقت تک یہ لعنت نہ پہونچ چکی ہے اور ہزارہا لوگ ہر روز اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی خرچ کر کے شرمناک مناظر اور گندے گانے نہ سنتے ہوں۔ اب جبکہ ایک طرف تو مالی مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ دُوسری طرف حکومت نے بھی محصول عائد کر دیا ہے۔ اور تیسری طرف اس بات کا بھی کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ اس قسم کے تماشے۔ شریفانہ اخلاق اور عادات کے لئے سم قاتل ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ ان کو نذرِ تغافل کر دیا جائے اور ان کے مقابلہ میں ورزشی کھیلوں اور ایسے اجتماعوں کا انتظام کیا جائے جن میں عوام کو اخلاقی۔ اقتصادی۔ اور سیاسی تعلیم دی جائے۔ بہتر سے بہتر انسان بننے۔ عمدہ سے عمدہ اخلاق حاصل کرنے۔ اور زیادہ سے زیادہ ملک اور قوم کی خدمت سرانجام دینے کا جذبہ ہر پیر و جوان میں پیدا کیا جائے۔ تاکہ ہندوستان کی مشکلات دُور ہوں۔ وُہ بھی دُنیا میں عزت اور وقار حاصل کر سکے۔ اور آزاد ممالک کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو سکے:۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اہلِ ہند کھیل۔ تماشوں اور اخلاقی و جسمانی لحاظ سے ضرر پہونچانے والی حرکات میں تو ان اقوام کے نہ صرف پہلو بہ پہلو چلنا چاہتے ہیں۔ بلکہ ان کے آگے نکل جانے کی کوشش کرتے ہیں جو دُنیاوی عزت اور وقار کے حصول کے لئے نہ صرف بڑی بڑی قربانیاں کر چکی ہیں۔ بلکہ اب بھی کر رہی ہیں۔ لیکن قوم۔ اور ملک کے لئے سچی قربانی۔ اور رواداری کے جذبات سے بالکل عاری ہیں۔ اس حالت میں ان کے لئے کامیابی کا مونہہ دیکھنا کیونکر ممکن ہے:۔

پنجاب کا صُوبہ جو اپنی محنت کشی۔ ہوشیاری اور معاملہ فہمی میں امتیاز رکھتا ہے اسے چاہیئے۔ کہ اخلاق کو تباہ اور قوتِ عملیہ کو مضمحل کرنے والی تفریحات کو تفریحات نہ سمجھے۔ بلکہ زہر قاتل خیال کرے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ ان سے بچنے کی کوشش کرے:۔

ڈاکٹر امبیدکر کو مشورہ

اچھوت اقوام کے سر کردہ لیڈر ڈاکٹر امبیدکر کے متعلق ہندو اخبارات نے یہ بے پر کی اُڑائی تھی۔ کہ انہوں نے ولائت میں کسی انگریز عورت سے شادی کر لی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس کی تردید کر دی ہے۔ وُہ شادی کریں۔ یا نہ کریں۔ اس سے کسی کو کیا۔ ان کے متعلق اگر کوئی بات قابلِ توجہ ہو سکتی ہے۔ تو یہ کہ وُہ ہندوؤں سے علیحدگی اختیار کر کے کوئی اور مذہب قبول کرنے کے متعلق جو اعلان کر چکے ہیں۔ اس پر قائم ہیں۔ یا نہیں۔ اس بارے میں انہوں نے بمبئی پہونچتے ہی اعلان کر دیا ہے۔ کہ وُہ مرنے سے پہلے پہلے ہندو دھرم کو ترک کر دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ ارادہ مبارک ہو۔ گر موت کا چونکہ کوئی وقت مقرر نہیں۔ اس لئے انہیں اپنا ارادہ غیر معین وقت کے لئے ملتوی نہیں کرنا چاہیئے۔ اور وُہ مذہب قبول کر لینا چاہیئے۔ جو تمام انسانوں کو حقیقی مساوات بخشنے کے علاوہ زندہ خدا سے بھی تعلق پیدا کرتا ہے۔ اور وُہ اسلام ہے:۔

پنڈت مالویہ سے ناروا سلوک

پنڈت مالویہ جی کے سیاسی خیالات سے خواہ کسی کو کتنا ہی اختلاف ہو۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وُہ ایک پُرانے۔ اور قابل سیاسی لیڈر ہیں۔ اور انہوں نے ہندوستان کی اور خصُوصاً ہندو قوم کی بہت شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ حال میں جب انہوں نے امرت سر میں تقریر کی۔ تو ایک پارٹی نے جلسہ میں شور و شر برپا کر دیا۔ لاؤڈ سپیکر خراب کر دیا۔ اور طرح طرح کے آوازے کسے۔ اگرچہ یہ حرکات ایک ہندو لیڈر کے خلاف ہندوؤں کی طرف سے ظہور میں آئیں۔ تاہم چونکہ قابل مذمت اور پنجاب کے لئے باعثِ ندامت ہیں۔ اس لئے ہم بھی ان کے خلاف اظہار نفرت کرتے ہیں ہمارے ہندو مسلم نوجوان جب تک ہر قابلِ عزت انسان کی عزت کرنا۔ اور ہر شخص کے خیالات کو تحمل کے ساتھ سُننا نہ سیکھیں گے۔ اس وقت تک ملک یا قوم کی کوئی خدمت سرانجام دینے کی اہلیت نہیں پیدا کر سکیں گے:۔

طیور ابراہیم علیہ السلام (۲)

آیت اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَاجَّ اِبْرٰھٖمَ اور آیت اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ کی تفسیر

از مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَاجَّ اِبْرٰھٖمَ فِیْ رَبِّہٖٓ اَنْ اٰتٰہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ وَّھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا۔ الی اخرالایۃ

(البقرہ ع ۳۴)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے گذشتہ سال کے آخری مہینوں میں جو مضامین عشق و محبت یا ذکر و فکر کے عنوان کے ماتحت تحریر فرمائے ہیں۔ وہ نہایت موثر اور روحانیت افزا ہیں۔ اور اصلاح نفس کے لئے بہت مفید ہیں۔ وہ راز کی باتیں ہیں۔ جو دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی ہیں۔ اور دلوں کو ہی اپنی قرارگاہ بناتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضرت میر صاحب کو ایسے سلسلہ مضامین جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو علم و عرفان کی نعمت سے متمتع فرمائے۔ آمین

مائدۂ طعام (۱۰ ابرس) کا تعلق امت محمدیہ سے

آیت او کالذی مرّ علی قریۃ کی تفسیر کے متعلق میں آپ کا تحریر کردہ مضمون مندرجہ الفضل پڑھ رہا تھا۔ کہ معاً میرے دل میں خیال آیا۔ کہ طیور ابراہیم والی آیت سے پہلے احیاء کے جن موقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا ان پرندوں سے کسی نہ کسی رنگ میں ضرور تعلق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ او کالذی مرّ علی قریۃ کا واقعہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد کا ہے۔ جب بنوکد نضر شاہ بابل نے بیت المقدس کو بالکل تباہ و ویران کر دیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ایک نبی کو یہ بشارت دی۔ کہ بیت المقدس کی یہ ویران بستی ایک سو سال کے اندر اندر پھر آباد ہو جائے گی۔ چنانچہ اس واقعہ کی اہم تاریخیں مندرجہ ذیل ہیں

"۵۹۷ قبل مسیح بنوکد نضر یہویاکین اور دوسرے سرداروں کو بیت المقدس سے بابل میں قید کر کے لایا۔ ۵۸۶ قبل مسیح میں بنوکد نضر نے یروشلم کو بالکل تباہ کر دیا۔ اور تھوڑے سے ادنےٰ اور کمزور لوگوں کے سوا باقی سب کو پکڑ کر بابل لے گیا۔ ۵۶۱ قبل مسیح میں یہویاکین کو بادشاہ نے قید سے رہا کر دیا۔ ۵۳۸ قبل مسیح میں بہت سے یہودی زربابل کی زیر قیادت فلسطین کو واپس آئے۔ ۵۱۶ قبل مسیح میں ہیکل سلیمان (ٹمپل) کی نئی تعمیر مکمل ہوئی۔ اور ۴۵۸ قبل مسیح میں عزرا کے ساتھ بادشاہ ارتخشتا کے زمانہ میں باقی ماندہ یہود بابل سے یروشلم واپس آئے۔"

(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد ۳ صفحہ ۸۷ کالم ۱ ایڈیشن ۱۱ زیر لفظ Bible)

چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ میری امت پر بھی وہی حالات آئیں گے۔ جو بنی اسرائیل پر آئے اس لئے ویسی ہی تباہی مسلمانوں پر اس وقت آئی۔ جبکہ ہلاکو خاں نے بغداد کو تباہ کیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"مستعصم باللہ کے زمانہ میں ۱۱ محرم ۶۵۶ھ مطابق جنوری ۱۲۵۸ء ہلاکو خاں نے بغداد پر حملہ کیا۔ اور ۴ صفر مطابق ۱۰ فروری کو فتح کے بعد تزک و احتشام کے ساتھ اپنے کیمپ میں واپس آیا The city was then given up to plunder and slaughter, many public buildings were burnt. یعنے بغداد میں لوٹ مار اور قتل و غارت کی عام اجازت دی گئی۔ بہت سی پبلک عمارتیں جلا دی گئیں۔ اور خلیفہ کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ اپنے خاندان کے تمام مخفی خزانے پیش کرے۔ اس کے بعد اسے اس کے دو بیٹوں اور دیگر بہت سے رشتہ داروں سمیت قتل کر دیا گیا۔ اور عباسی خلافت جو ابوالعباس کے کوفہ میں داخل ہونے کے وقت سے لے کر ۵۲۴ سال رہی اس کے ساتھ ختم ہو گئی۔"

(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۱ جلد ۵ صفحہ ۵۴ کالم ۱ زیر لفظ Caliphate)

"معتصم باللہ بری طرح قتل کیا گیا اس کے ساتھ مسلمانوں کی خلافت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اور خلافت کا کوئی وجود نہ رہا ہلاکو خان نے آذربائیجان کے مراغہ شہر کو دارالسلطنت بنایا۔ اور ۱۲۶۵ء میں مر گیا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا آباقا جانشین ہوا۔ اس کے بعد ۱۲۸۱ء میں اس کا بھائی تکودر یا تکوتس احمد خان اس کا جانشین ہوا۔ اور مسلمان ہو گیا۔ جو ۱۲۸۴ء میں مارا گیا۔ اس کے بعد منگولوں نے آباقا کے لڑکے ارغون کو بادشاہ بنایا۔ آخر ۱۳۴۲ء میں حسن بزرگ نے پھر بغداد کو دارالخلافہ بنایا۔"

(انسائیکلو پیڈیا جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۶-۲۲۷ ایڈیشن ۱۱ زیر لفظ Persia)

پس یروشلم میں یہود کی تباہی اور بغداد میں مسلمانوں کی تباہی کے واقعات بالکل ملتے جلتے ہیں۔ یروشلم کے معنے ہیں City of Peace یعنے سلامتی و امن کا شہر (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۱ جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۱ کالم ۲) اور بغداد کا نام بھی مدینۃ السلام یعنی سلامتی و امن کا شہر ہے۔ نیز یہود کو یروشلم میں بادشاہ ہوئے تقریباً اتنی ہی مدت گزری تھی۔ جب یروشلم تباہ ہوا۔ جتنی مدت اسلامی حکومت کو مدینۃ السلام (بغداد) کو دارالخلافہ بنائے ہوئے تھی۔ جب بغداد پر ہلاکو خاں کے ذریعہ تباہی آئی:

پھر جیسے یروشلم کی تباہی کے پچیس سال بعد یہویاکین کو شاہ بابل نے قید سے آزاد کر دیا تھا۔ اسی طرح بغداد کی تباہی کے ۲۳ سال بعد احمد خان ہلاکو خان کا لڑکا مسلمان ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ ہلاکو خاں کا پوتا پہلے مسلمان ہوا تھا۔ پھر جس طرح ایک سو سال کے اندر اندر یروشلم یہود سے پھر آباد ہو گیا تھا۔ اور اس کی مکمل تباہی کے ستر سال بعد اور ابتدائے تباہی سے ۸۱ سال بعد پھر ٹمپل کی عمارت مکمل ہوئی تھی۔ اسی طرح بغداد کی تباہی پر ۸۶ سال گزرنے کے بعد پھر اسے دارالخلافہ بنایا گیا۔ اور اس صورت میں او کالذی مرّ علی قریۃ کا واقعہ امت محمدیہ میں بھی امت موسویہ کی طرح ظہور پذیر ہوا:

دونوں واقعات کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

چونکہ چار پرندوں میں سے آخری پرندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے بار بار ابراہیم کے نام سے پکارا ہے۔ چنانچہ آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"انت منی یا ابراھیم" (تذکرہ صفحہ ۳۸۶) اے ابراہیم تو مجھ سے ہے:

پھر فرمایا۔ انا اخرجنا لك زروعا یا ابراھیم قالوا لنھلکنك قال لاخوف علیکم لاغلبن انا ورسلی (تذکرہ صفحہ ۳۶۸) یعنی ہم نے کئی کھیتیاں تیرے لئے تیار کر رکھی ہیں اے ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا۔ کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے۔ مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا۔ کہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔

پھر محض آپ کا نام ہی ابراہیم نہیں رکھا گیا۔ بلکہ رب ارنی کیف تحی الموتیٰ کے الفاظ بھی الہاماً آپ کی زبان پر جاری کئے گئے۔ (تذکرہ صفحہ ۳۹)

آپ کا نام ابراہیم رکھے جانے اور بطور ابراہیم کی آیت میں آپ کے بطور پیشگوئی مذکور ہونے سے مجھے یہ تفہیم ہوئی۔ کہ اس سے پہلے دو واقعات احیاء و اماتت کے جو ذکر ہوئے ہیں۔ ان کا آپ کے زمانہ سے کسی نہ کسی رنگ میں تعلق ضرور ہے۔ چنانچہ ان کا تعلق جو میں اس وقت تک سمجھا ہوں۔ یہ ہے:۔

پہلا واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کسی شخص کے جھگڑنے کا ہے لیکن نہ تلوار کے ذریعہ۔ بلکہ زبان کے ذریعہ جیسا کہ لفظ حاج سے ظاہر ہے۔ اور ان اتاہ اللہ الملك کے ایک یہ معنے ہیں۔ کہ اس نے اس وجہ سے ابراہیم علیہ السلام سے جھگڑا کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کنعان کا ملک دیئے جانے کا وعدہ کیا تھا۔ اسی طرح اس زمانہ کے ابراہیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا۔ جبکہ آپ کو مولوی محمد حسین بٹالوی سے کسی اختلافی مسئلہ پر بحث کے لئے مجبور کیا گیا۔ اور آپ نے اس کی تقریر کو قابل اعتراض نہ پا کر خالصاً خدا اور اس کے رسول کے لئے انکسار اور تذلل اختیار کرتے ہوئے بحث سے اجتناب کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا:۔

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے۔ اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہو گی۔ اور کشفی رنگ میں آپ کو وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے۔ جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور چھ سات سے کم نہ تھے۔ (تذکرہ صفحہ ۹)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق فرمایا۔ یوتی لہ الملك العظیم وتفتح علی یدہ الخزائن۔ یعنی آپ کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور آپ کے لئے بہت سے خزانے کھولے جائیں گے (تذکرہ صفحہ ۵۸۹)

چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانی بادشاہت عطا کی۔ اور آپ کی جماعت کو آئندہ بادشاہ بنانے کا وعدہ دیا۔ اس لئے ایک شخص نے ازراہ حسد و تعصب (جیسے نمرود نے حضرت ابراہیم سے اور موسیٰ سے فرعون نے اور قیافا کاہن نے عیسیٰ علیہ السلام سے اور ابوجہل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے) آپ کے رب کے بارے میں جس نے آپ کو ترقیات کا وعدہ دیا تھا۔ جھگڑا کیا جب آپ نے کہا۔ ربی الذی یحی ویمیت کہ میرا رب ہی سب ترقیات کا مالک ہے اور اسی کے ہاتھ میں زندگی اور موت ہے اور اسی نے مجھے فرمایا ہے۔" میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔ اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا" (تذکرہ صفحہ ۱۸۷)

نیز فرمایا:۔" تیری ذریت منقطع نہیں ہو گی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے۔ عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہونچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا۔ اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہو گا۔ کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ اور تیرے ناکام رہنے کے درپے ہیں۔ اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۴۳۔۱۴۴)

نیز فرمایا:۔" ثم احییناك بعد ما اھلکنا القرون الاولیٰ و جعلناك المسیح ابن مریم یعنی پھر ہم نے تجھے زندہ کیا۔ بعد اس کے جو پہلی قرنوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور تجھے ہم نے مسیح ابن مریم بنایا۔ یعنی بعد اس کے جو عام طور پر مشائخ اور علماء میں موت روحانی پھیل گئی"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۸۸)

پس جب آپ نے یہ فرمایا۔ کہ میرا رب ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ" جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا۔ وہ کاٹا جائیگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹۲) اور جو میرے ساتھ تعلق پیدا کریں گے۔ وہ دنیا میں بارآور ہونگے۔ اور وہ اپنے مخالفین پر ہمیشہ غالب رہیں گے۔ تو آپ کے اس دعوے کے مقابلہ میں اس جھگڑنے والے (مولوی محمد حسین بٹالوی) نے پہلے تو اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"یہ عاجز مدت سے اس کے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے) تعاقب میں ہے۔ اور اپنے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بنظر خیر خواہی یہ کہنا مناسب سمجھتا ہے۔ کہ اس خدمت کو اس عاجز کے سپرد کر دیں۔ اور خود اس سے سبکدوش ہو رہیں۔ خاکسار اس کے الزام و افحام کے طریق و انداز سے بخوبی واقف ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ اپنے سب بھائیوں کی طرف سے کافی ہے"۔ (اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۳ صفحہ ۱۲)

پس سب کی طرف سے نمائندہ بن کر اس نے ابراہیم ثانی کے مقابلہ پر کہا۔ انا احی و امیت۔ کہ احیاء و اماتت تو میرے اختیار میں بھی ہے۔ چنانچہ اس نے متکبرانہ لہجہ میں لکھا:۔ کہ

"اشاعۃ السنۃ کا خصوصیت کے ساتھ فرض ہے۔ کہ وہ اس فتنہ کو روکے۔ اور جملہ مضامین سابق کو چھوڑ کر ہمہ تن اس کے دعاوی کے رد کے درپے ہو۔ اس کے اصول باطلہ کا ابطال کرے۔ اور اصول حقہ اسلامیہ کی حمایت عمل میں لائے اس کے بعد وہ اس کی جماعت و جمعیت کو تتر بتر کرنے میں کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کو جن کا یہ خادم ہے۔ اس جماعت میں داخل ہونے سے بچائے ...... اشاعۃ السنۃ نے لوگوں میں اس کا اعتبار جمایا تھا۔ لہذا اسی اشاعۃ السنۃ کا فرض۔ اور اس کے ذمہ یہ ایک قرض تھا کہ اس نے جیسے اس کو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا۔ ایسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرا دے اور جب تک یہ تلافی پوری نہ ہو دے تب تک بلا ضرورت شدید کسی دوسرے مضمون کی طرف تعرض نہ کرے" (فتوی کفر علماء پنجاب و ہند مندرجہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ صفحہ ۵۔۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا:۔

ما مورم و مرا چہ دریں کار اختیار
رو ایں سخن بگو بہ خداوند آمرم

نیز فرمایا:۔

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر
خانہ ات ویراں تو در فکر دگر
صد ہزاراں کفر در جانت نہاں
او چہ نالی بہر کفر دیگراں
لعنتی گر لعنتے بر ما کند
او نہ بر ما خویش را رسوا کند
لعنت اہل جفا آساں بود
لعنت آں باشد کہ از رحماں بود

پس آپ کے جواب کا خلاصہ یہی تھا کہ میرا رب ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے جسے وہ عزت و اقبال دینا چاہے۔ اُسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ اور جسے ذلیل کرنا چاہے۔ اُسے کوئی معزز نہیں بنا سکتا۔ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق سے لاتا رہا ہے۔

"چنانچہ آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی۔ اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا۔ اور ولایت کے کمالات بھی انہی لوگوں کو ملے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۱۶)

"پس اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ کہ روحانی احیا اور امانت تمہارے اختیار میں ہے۔ تو مغربی فتنوں اور دجالی وسوسوں کا مقابلہ کرکے اور ان کے اثر کو مشرق میں کمزور کرکے مغرب سے اسلامی سورج کو چڑھا کر دکھاؤ۔ اور ان تاریک دلوں کو جن پر اسلامی سورج کی کرنیں نہیں پڑیں۔ زندہ اور منور کرو۔ اور یاد رکھو اگر تم ایسا نہ کرسکے۔ تو تم اپنے دعوے میں جھوٹے ہو۔ لیکن میرے خدا نے مجھ پر یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ "ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں۔ آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں۔ اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے۔ جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شائد تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی۔ کہ اگرچہ میں نہیں۔ مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۱۵)

یعنے میری جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ آفتاب صداقت کو مغرب سے چڑھائیگا

پس وہ تمام علماء پنجاب و ہندوستان جنہوں نے ابراہیم ثانی کے دعویٰ کا انکار کیا۔ اور آپ پر کفر کا فتوے لگایا مبہوت رہ گئے۔ اور انہیں دجالی فتنوں کا مقابلہ کرنا۔ اور یورپ سے اسلام کو منوانا موت نظر آیا۔ اور اللہ تعالےٰ ظالم قوم کی راہنمائی نہیں کرتا۔

دوسرا واقعہ

اگلی آیت اوکالذی مر علیٰ قریۃ میں تمثالی طور پر یورپ کی دینی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کہ وہ ایک ایسی بستی کی طرح ہے۔ جو بالکل ویران ہو گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذوالقرنین کے قصہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"غرض یہ مسیح موعود کے حق میں پیشگوئی ہے۔ کہ وہ ایسے وقت میں آئے گا۔ جبکہ مغربی ممالک کے لوگ نہایت تاریکی میں پڑے ہونگے۔ اور آفتاب صداقت ان کے سامنے سے بالکل ڈوب جائے گا۔ اور ایک گندے اور بدبودار چشمہ میں ڈوبے گا یعنی بجائے سچائی کے بدبودار عقائد اور اعمال ان میں پھیلے ہوئے ہونگے۔ اور وہی ان کا پانی ہوگا۔ جس کو وہ پیتے ہونگے۔ اور روشنی کا نام و نشان نہ ہوگا۔ تاریکی میں پڑے ہوں گے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہی حالت عیسائی مذہب کی آجکل ہے جیسا کہ قرآن شریف نے ظاہر فرمایا ہے اور عیسائیت کا بھاری مرکز ممالک مغربیہ ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۴)

جب اس قوم کی اصلاح کے لئے آپ کو فکر دامنگیر ہوئی۔ اور آپ کی حالت بعینہ وہی ہو گئی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آیت فلعلک باخع نفسک علیٰ آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا میں بیان کی گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی۔ کہ اس قوم کو بھی زندہ کیا جائے گا۔ اور ممالک مغربیہ سے آفتاب صداقت طلوع کرے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں۔ کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔۔۔۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا۔ اگر میرا مولا اور قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا۔ کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے۔ اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی۔ اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔۔۔۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں۔ کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔" (تذکرہ صفحہ ۲۸۵)

ایسا کب ہوگا اور کیونکر ہوگا سو یہ ایک سو سال کی مدت کے اندر ہوگا۔ جبکہ مغربی لوگوں کی طبائع میں ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ اسلام کی تائید کریں گے۔ اور فوج در فوج اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور اس ترقی رفتار کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوگا۔ کہ گویا پہلی حالت نیند کی سی تھی۔ اور اسلام کی یہ ایک خصوصیت ہے۔ کہ جو قوم اس کی تباہی کے لئے اٹھتی ہے۔ آخر کار وہی اس کی گرویدہ اور عاشق زار بن جاتی ہے۔ اور اس کو دل و جان سے قبول کر لیتی ہے۔ چنانچہ پہلے عرب۔ اس کی تباہی کے لئے اٹھے۔ آخر کار وہ اس کا شکار ہو گئے۔ پھر شام و فلسطین اور مصر اٹھے۔ وہ بھی آخر اس کے خدام بنے۔ پھر تاتاری اٹھے۔ وہ بھی اس کی اداؤں کے گھائل ہو گئے۔ اور تاریخوں میں یہ انقلاب ایک سو سال کے اندر اندر رونما ہوا۔ اس زمانہ میں مذہبی لحاظ سے جس نے سب سے زیادہ اسلام کو نقصان پہونچایا۔ اور اس پر شدید حملات کئے۔ وہ مغربی اقوام تھیں۔ اور خصوصاً برطانیہ کے پادری۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ لوگ بھی ایک سو سال کے اندر اسلام کے خادم بنیں۔ اور دل و جان سے اس کی خوبیوں کے قائل ہو کر اس کے خدمتگزار ہوں۔ اور یہ جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے۔ بڑی بڑی جنگوں کے بعد ہوگا۔ ایک قوم دوسری قوم پر اور ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چڑھائی کرے گی۔ اس کے بعد ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔ یعنے جیسے آسمان پر لکھی ہوئی چیز ہر ایک کو نظر آجاتی ہے۔ اسی طرح اس وقت مسیح موعود کی صداقت تمام دنیا پر آشکارا ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"وہ دن بڑے سخت ہوں گے۔ اور خدا ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کرے گا۔ اور جو لوگ کفر پر اصرار کرتے ہیں۔ وہ اسی دنیا میں بہ باعث طرح طرح کی بلاؤں کے دوزخ کا نمونہ دیکھ لیں گے۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کی آنکھیں میری کلام سے پردہ میں تھیں۔ اور جن کے کان میرے حکم کو سن نہیں سکتے تھے۔ کیا ان منکروں نے یہ گمان کیا تھا۔ کہ یہ امر سہل ہے۔ کہ عاجز بندوں کو خدا بنا لیا جائے۔ اور میں معطل ہو جاؤں۔ اس لئے ہم ان کی ضیافت کے لئے اسی دنیا میں جہنم کو نمودار کریں گے"

(براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۱۱)

گذشتہ عالمگیر جنگ کو خود یورپ کے لوگوں نے جہنم قرار دیا تھا۔ اور اب تک اسے دوزخ کے لفظ سے ہی تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء کو دو منٹ خاموشی کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جیمس کولنگس نے لکھا۔ وہاں نوجوان بھی تھے۔ جن کے نزدیک گذشتہ جنگ کی حیثیت ایک قصہ یا کہانی سے زیادہ نہیں ہے۔ جو فوجی افسروں اور ان کے ماتحت دستوں کے اہتمام پر سینوٹاف کے پاس کھڑے ہنستے تھے۔ اور مذاق کر رہے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے جنگ کا دردناک منظر نہیں دیکھا۔

But to many of us who went through the dark days, who experienced the hell of war, the message of the silence was still undimmed.

(ڈیلی سکیچ ۱۲ نومبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

لیکن ہم میں سے بہتوں کے لئے جو ان تاریک ایام میں سے گذرے جنہوں نے جنگ کے دوزخ کا تجربہ کیا۔ یہ خاموشی کا پیغام پرانا یا مدہم نہیں ہوا:

پس اللہ تعالےٰ قہری اور ہیبتناک نشانوں سے ان لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف منعطف کرائیگا۔ تب یورپ میں ایک انقلاب پیدا ہوگا۔ اور جوق درجوق لوگ اسلام میں داخل ہونگے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ایک معنوی رنگ میں سوسالہ بعثت ہوگی۔

وَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ

لیکن اس ترقی کے ساتھ یہ نہیں ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو روحانی فیرنی و فالودہ تیار کیا۔ (جن کی تشریح حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اپنے ایک مضمون میں تحریر فرما چکے ہیں۔) اور روحانی غذا اور عرفانِ الٰہی کی شراب۔ اور معارف وحقائق کا دودھ پیش کیا۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ "آسمان سے بہت دودھ اترا ہے۔ محفوظ رکھو۔" (تذکرہ صفحہ ۶۳۳) سڑ جائے۔ یا بدبودار ہو جائے اور محرف ومبدل ہو جائے۔ بلکہ ایسا ہوگا۔ کہ یورپ کے دہریوں۔ اور مادہ پرستوں اور دجال کے وساوس کا مقابلہ کرنے کے باوجود بھی آپ کی تعلیم صحیح رنگ میں باقی رہے گی۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ جیسے مسیح ناصری کی تعلیم کو پولوس اور دوسروں نے بگاڑ کر یورپ کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور اصل تعلیم آہستہ آہستہ گم ہوگئی تھی۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو بھی بگاڑ کر پیش کیا جائے بلکہ ارادہ الٰہی ایسا ہے کہ آپ کی تعلیم کو جو شخص بگاڑ کر پیش کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے کامیابی نہیں دیگا۔ بلکہ وہ ناکام مریگا جیسا کہ حضور کے نام کے پیش کرنے کو سم قاتل کے مرادف قرار دینے والوں نے دیکھ لیا۔

وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ

آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وانظر الی حمارک۔ میرے نزدیک حمار سے مراد وہی ملّا ہیں جنہیں سورہ جمعہ کی آیت کمثل الحمار یحمل اسفارا میں گدھے قرار دیا گیا ہے۔ یعنی باوجودیکہ یورپ کے بہت سے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی دعوت کو قبول کرینگے۔ لیکن یہ مُلّا ملوانے گدھے کے گدھے ہی رہیں گے۔ ان میں تغیر واقع نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہمارے مخالف دو قسم کے لوگ ہیں ایک تو مسلمان ملّا مولوی وغیرہ۔ دوسرے عیسائی انگریز وغیرہ۔ دونوں اس مخالفت میں اور اسلام پر ناجائز حملے کرنے میں زیادتی کرتے ہیں۔ آج ہمیں ان دونوں قوموں کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا اور الہام کی صورت پیدا ہوئی۔ مگر اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ انگریزوں وغیرہ کے متعلق اس طرح سے تھا۔ کہ ان میں بہت لوگ ہیں۔ جو سچائی کی قدر کریں گے اور ملّا مولویوں وغیرہ کے متعلق یہ تھا۔ کہ ان میں سے اکثر کی قوت مسلوب ہوگئی ہے"

(تذکرہ صفحہ ۳۸۴)

نیز فرماتے ہیں:-

"مسیح موعود کا اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لئے تین قسم کا دورہ ہوگا۔ اوّل اس قوم پر نظر ڈالیگا۔ جو آفتاب ہدایت کو کھو بیٹھے ہیں۔ اور ایک تاریکی اور کیچڑ کے چشمہ میں بیٹھے ہیں۔ دوسرا دورہ اس کا ان لوگوں پر ہوگا۔ جو ننگ دھڑنگ آفتاب کے سامنے بیٹھے ہیں۔ یعنی ادب سے حیا سے اور تواضع سے اور نیک ظن سے کام نہیں لیتے۔ نرے ظاہر پرست ہیں۔ گویا آفتاب کے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں۔ سو وہ بھی فیض آفتاب سے بے نصیب ہیں۔ اور ان کو آفتاب سے بجز جلنے کے اور کوئی حصہ نہیں یہ ان مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے۔ جن میں مسیح موعود ظاہر تو ہوا۔ مگر وہ انکار اور مقابلہ سے پیش آئے۔ اور حیا اور ادب اور حسن ظن سے کام نہ لیا۔ اس لئے سعادت سے محروم رہ گئے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۶)

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

وانظر الی العظام کیف ننشزھا ثم نکسوھا لحما یعنی پھر وہی یورپین لوگ جو تقوےٰ کے لباس سے عاری تھے اور بالکل ہڈیاں رہ گئے تھے۔ کوئی روحانی گوشت پوست ان پر باقی نہ رہا تھا۔ اور صدیوں کے روحانی مردہ تھے۔ اللہ تعالےٰ پھر ان ہڈیوں کو اٹھائیگا۔ اور ان پر گوشت چڑھائیگا۔ یعنی لباس تقوےٰ سے وہ مزین ہو جائیں گے۔ اور یہ سب کچھ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بحوالہ قرآن مجید فرماتے ہیں۔

"خدا کی رحمت سے ہوگا۔ اور اس کا ہاتھ یہ سب کچھ کرے گا۔ انسانی منصوبوں کا اس میں دخل نہیں ہوگا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۹)

"سب ملتیں ہلاک ہونگی۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جسکو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہیگا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردے گا لیکن نہ کسی تلوار سے۔ اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔" (تذکرہ صفحہ ۲۸۶)

جب یہ پیشگوئی واقع ہوگی۔ تب ہر ایک یہ کہیگا۔ اعلم ان اللہ علیٰ کل شیئٍ قدیر۔ میں جانتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم

پچاس روپیہ کس کا ہے اور کیا تفصیل ہے

محترمہ سیدہ ام طاہر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک صاحب نے جن کا نام کوپن پر "غلام حیدر" پڑھا جاتا ہے۔ پچاس روپے کا منی آرڈر بھیجا ہے۔ جو سیکرٹری صاحبہ نے دفتر محاسب میں دیدیا ہے۔ کوپن پر چندہ کشمیر چندہ عام وغیرہ کے الفاظ لکھے ہیں۔ چونکہ یہ تفصیل نامکمل ہے۔ اس لئے بھیجنے والے صاحب اپنا پورا پتہ اور روپیہ کی پوری تفصیل ارسال فرمادیں۔ تا ان کا روپیہ داخل خزانہ کرکے انکو دفتر محاسب سے باقاعدہ رسید ارسال کی جائے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

بوڈاپسٹ ہنگری میں شاندار عید الفطر

مسلمانانِ ہنگری کو پیغام احمدیت

(از مسٹر جعفر شاراندے سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ)

نماز عید

۷ اردسمبر ۱۹۳۶ء کو انجمن احمدیہ بوڈاپسٹ کا عید کے موقع پر شاندار اجتماع ہوا۔ انجمن کے دفتر واقعہ ۷ اکاسفا سٹریٹ میں نماز عید ادا کی گئی۔ بوسینیا۔ ترکی۔ ایران اور البانیہ کے مسلمان بھائی بھی شریک نماز ہوئے۔ چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام نے ہنگری زبان میں خطبہ عید پڑھا۔ یہ خطبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہنگری کے مسلمانوں کو "تحفہ محبت" کے طور پر دیا گیا۔ یہ وہی خطبہ تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال عید الفطر کے موقع پر تمام دنیا کے احمدی مسلمانوں کو "محبت الٰہی" کے تحفہ کے طور پر عطا فرمایا۔

گیارہ بجے دن کو عید سے فارغ ہو کر انجمن کے کمرہ میں ٹی پارٹی کی تقریب ہوئی اور نومسلم بھائیوں نے تقریریں بھی کیں۔ مسٹر عبد اللہ جو بوسینیا سے یہاں آکر آباد ہوئے۔ انہوں نے اس تقریب میں انتظامی لحاظ سے بہت کام کیا۔ انشاء اللہ جلد ہی وہ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونگے۔ جناب گل آغا احمد صاحب ایرانی جو یہاں تاجر ہیں۔ ان کو خواب میں حضرت علی رضؓ اور ایاز خان کی اکٹھی زیارت ہوئی وہ پہلے شیعہ تھے اب اس خواب کے بعد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں اور عید کے دن نومسلموں سے مل کر انہیں بہت خوشی ہوئی اور اس تقریب پر انہوں نے اپنے ادبی ذوق اور شاعری سے احباب کو محظوظ کیا۔

جلسہ

آٹھ بجے شب عید کی خوشی میں بوڈاپسٹ کے مسلمانوں اور شہر کے معزز غیر مسلم حضرات کا گل بابا ریسٹورنٹ میں شاندار اجتماع ہوا۔ سب نے شام کا کھانا مل کر کھایا اس کے بعد تقاریر شروع ہوئیں ہر میز پر "احیائے اسلام"۔ "الاسلام" "ایاز خان بوڈاپسٹ کو اشاعت اسلام کا مرکز بنانا چاہتا ہے" اور "اسلام کی جماعت احمدیہ" کے ناموں کے ٹکیٹ رکھدئے گئے تھے۔

صدر جلسہ کی تقریر

Dr. Andreas صدر جلسہ Medricky سیکرٹری میونسپل کمیٹی نے اپنے لیکچر میں بیان کیا۔ کہ بحیثیت گل بابا کمیٹی کے سکرٹری ہونے اور اسلام دوست ہونے کے آج اتنے سالوں کے بعد مجھے اسلام کی کامیابی کی جھلک نظر آتی ہے۔ میرے سامنے عیسائی اور مسلمانوں کے علاوہ وہ ہستیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ جو ایاز خان کی کامیابی کا عملی ثبوت ہیں اور وہ میرے نومسلم بھائی ہیں جو بلحاظ حیثیت اور پوشاک اور روحانیت دوسرے مسلمانوں سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اور میری مدت سے خواہش ہے کہ ہنگری کے لوگ اسلام میں داخل ہو کر مشرق کو مغرب سے ملا دیں۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس کی تقریر

بوڈاپسٹ کے چیف سپرنٹنڈنٹ پولیس Capt: Gegin Daniel نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ مجھے ایاز خان کی صرف ایک تقریر سننے کا موقع ملا۔ اس نے ہنگری زبان کے الفاظ بھی اس تقریر میں کہے تھے۔ مجھے اسی وقت یقین ہو گیا تھا۔ کہ ایاز خان غیر معمولی ارادوں کے ساتھ آیا ہے اور یہ ضرور کامیاب ہوگا اور آج مجھے بالکل حیرت نہیں ہوئی۔ جب مجھے بتایا گیا کہ یہاں کے کئی معزز خاندان حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ہیں۔ میں ایاز خان کو مبارکباد کہتا ہوں۔ کہ اس نے ہماری قوم کے دلوں میں اسلام کی حقیقی محبت پیدا کر دی ہے۔ اور صدیوں کے بغض اور نفرت کو چند ماہ میں دوستی اور محبت سے تبدیل کر دیا ہے۔

ڈاکٹر ذکی سعید کی تقریر

ڈاکٹر ذکی سعید بغدادی نے اپنی تقریر میں کہا۔ جب میں ہنگری میں داخل ہوا۔ اور ٹرین سے سر باہر نکالا تو ہنگری کے بعض باشندوں اور عرب کے لوگوں میں اس قدر مشابہت معلوم ہوئی۔ کہ اگر ہنگری کے لوگ یورپین لباس میں نہ ہوتے تو میں یہی خیال کرتا کہ میں عربوں کو دیکھ رہا ہوں۔ میں نے یورپ کے متعلق یہ سمجھا ہوا تھا۔ سوائے ترکوں کے اور کوئی مسلم قوم مغرب میں نہیں ہے اور ترکوں کی حالت دگرگوں ہونے پر میرا خیال تھا کہ اب یورپ سے اسلام کا نام و نشان اٹھ گیا ہے لیکن مجھے حیرت ہوئی جب کہ یورپ کے دو ممالک سے بعض دوستوں نے مجھے ایاز خان کا پتہ نوٹ کرایا اور لنڈن و برلن میں احمدیوں کی شاندار مساجد کا علم ہوا۔ مجھے احمدیوں کے عقائد میں کوئی نئی بات نظر نہیں آئی۔ اور یورپ میں ان کی تبلیغی مساعی کی کامیابی سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن قریب آرہے ہیں

مسٹر ڈورچ حسین حلمی کی تقریر

مسٹر ڈورچ حسین حلمی جو اپنے آپ کو بوڈاپسٹ کا مفتی ظاہر کرتے ہیں۔ اور سال بھر میں صرف عید کی نماز ہی اپنے چھ سات مقتدیوں کو پڑھاتے ہیں اور نماز جمعہ کا پڑھنا عیسائی حکومت کے ماتحت ممنوع سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے بلاد مشرقیہ و ہندوستان کے حالات سفر بیان کرتے ہوئے ہندوستانیوں کا تمسخر اڑانے کی کوشش کی اور کہا کہ لاہور۔ بمبئی دہلی اور کلکتہ کے سب مسلمان غریب اور نادار ہیں آپس میں لڑتے رہتے ہیں کسی نے ہماری مسجد کے لئے چندہ نہیں دیا۔ بعض نوابوں نے اور چند اشخاص نے صرف وعدے کئے کہ روپیہ بھیجا جائے گا مگر آج تک کوئی روپیہ وصول نہیں ہوا۔

ایاز خان نے مسٹر حسین حلمی کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کے بڑے بڑے رؤسا نے گل بابا کمیٹی بوڈاپسٹ کو مسجد بنوانے کے لئے گرانقدر روپیہ بھجوانے کے وعدے کئے تھے۔ مگر چونکہ حسین حلمی قابل اعتماد شخصیت نہ تھی اور نہ ہی براہ راست روپیہ حاصل کرنے کی گل بابا کمیٹی نے انہیں اجازت دی تھی۔ اس لئے وعدے پورے نہیں ہو سکے گل بابا کمیٹی نے تحقیق کی ہے اور معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ مسٹر ڈورچ حسین حلمی جو آج ڈاڑھی مونچھ بالکل منڈائے ہوئے ہیں۔ وہ ہندوستان میں لمبی ڈاڑھی لے کر گئے تھے۔ اور ویسے بھی جب باہر کسی ملک میں جائیں تو ڈاڑھی رکھ کر مفتی بن جاتے ہیں۔ مگر گھر آکر پھر منڈا دیتے ہیں اور جو روپیہ ملے وہ شراب خوری پر اڑا دیتے ہیں۔ ہندوستان کے اکثر شہروں میں جیسا کہ اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" اور "ہندوستان ٹائمز" اور "رہبر دکن" اور "ہلال" بمبئی سے ظاہر ہے۔ مسٹر حسین حلمی کو کافی رقم ملی۔ لیکن اس برائے نام مفتی نے سب رقم اپنی جیب میں ڈال لی اور گل بابا کمیٹی کو کہہ دیا کہ مجھے کوئی رقم ہندوستان سے وصول نہیں ہوئی۔ پس احباب مسٹر حلمی کی باتوں پر نہ جائیں۔ اگر یہاں حقیقی مسلمان موجود ہونگے۔ تو ایک سال کے اندر اندر مسجد تیار ہو جائے گی۔ گل بابا کمیٹی کا مسلمانوں پر احسان ہے کہ اس نے گورنمنٹ سے مسجد کے لئے مفت زمین حاصل کر لی ہے۔ اگر مسٹر ڈورچ قادیان جاتے تو شاید جماعت احمدیہ بھی مسجد کے لئے تھوڑی بہت رقم دے دیتی مگر جماعت احمدیہ کے خیال میں یہ شاندار مساجد بنانے کا وقت نہیں ہے بلکہ حقیقی اسلام کی شوکت کو تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ دنیا میں قائم کرنے کی ضرورت ہے اور جب یہ مقصد حاصل ہو جائے گا تو اس وقت سر

شہر میں خود بخود مسجدوں کے بلند مینار نظر آجائیں گے۔

مسٹر ڈورج حسین حلمی کھڑے ہو کر کہنے لگے۔

"مجھے جماعت احمدیہ سے کوئی دشمنی نہیں۔ میں تو قادیان بھی ضرور جاتا۔ مگر مولوی ظفر علی خاں اور ڈاکٹر سر اقبال نے مجھے بتایا۔ کہ اگر کوئی غیر احمدی قادیان جائے تو احراری اس کو قتل کر دینگے"

مجاہد ہنگری کی تقریر

آخر میں حاضرین نے کہا۔ کہ ایاز خاں تقریر کریں۔ اس پر انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"میں خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے اس ملک میں خدمت اسلام کی توفیق دی۔ اور اس ملک کی گورنمنٹ کے حق میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اُسے قائم رکھے۔ کیونکہ اس نے ہمیں دوسرے مذاہب کے برابر تبلیغ اسلام کے حقوق دے رکھے ہیں۔ گو یورپ میں ہم اسلام کے مشن روز بروز بڑھا رہے ہیں۔ لیکن آج میں آپ سب کو مبارکباد کہتا ہوں کہ بوڈاپسٹ میں نو مسلموں کی جماعت قائم ہونے پر ہلال عید کے ساتھ اسلام کا آفتاب بھی مغرب سے طلوع ہو چکا ہے۔ یہ جماعت اب اپنا کام سنبھالنے کے قابل ہو چکی ہے۔ اور وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ یہ مغرب کا سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمکیگا۔ اور یورپ کو حقیقی اسلام سے منور کریگا۔ یہاں کے دیگر مسلمانوں کو بیدار کرنے کی بھی میں نے پوری کوشش کی۔ اور آج پھر ان تک پیغام پہنچاتا ہوں۔ ؎

کہتا ہوں سچ کہ فکر میں تیری ہی غرق ہوں
اے قوم! سن کہ تیرے لئے مر رہا ہوں میں

مسلمان بھائیوں کو یہ ہمدردانہ نصیحت ہے۔ کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کو بٹہ نہ لگائیں۔ ہنگری میں سوائے نو مسلموں کے باقی سب مسلمان ترکی یا بوسینیا سے آکر آباد ہوئے۔ اور ان کے باپ دادے اسلام کی خاطر اپنی جانیں قربان کرتے رہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ موجودہ مسلمان اسلام سے بالکل بےخبر ہیں۔ اور اپنی اخلاقی اور مذہبی حالت میں پست ہونے کے سبب دنیاوی لحاظ سے بھی ذلیل ہو چکے ہیں۔ خدا نے تمہاری ترقی کے پھر سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ اس نے اپنا پیارا مسیح اور مہدی اسلام کو زندہ کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور اسی کے خلیفہ ثانی کے ہاتھ میں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کی باگ ڈور ہے۔ آپ سب اُسی ہاتھ پر بیعت کر کے پھر دین و دنیا حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر اپنے باپ دادوں کی طرح اسلام کی عظمت قائم کر سکتے ہیں*

تبلیغ احمدیت کیلئے اپنا وقت وقف کرو

گذشتہ سالوں میں مخلصین جماعت احمدیہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مطالبہ وقف رخصت میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیا۔ اور تحریک جدید کے تبلیغی پروگرام کے ماتحت لگاتار سارا سال ملک کے ہر کونے میں تبلیغی جہاد نہایت کامیابی کے ساتھ ہوتا رہا۔ بہت سی سعید روحیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ اور ہزاروں کے دل احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔

خدا کے فضل سے دسمبر ۱۹۳۶ء سے تحریک جدید کا تیسرا سال شروع ہے۔ ضرورت ہے کہ احباب جماعت نئے سرے سے بڑھے ہوئے جوش اور اخلاص کے ساتھ تبلیغ کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ تبلیغ کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا اولین مقصد یہی ہے۔ کہ وہ تبلیغ کرے۔ گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ضرورت تبلیغ کو مدنظر رکھ کر حضور نے ارشاد فرمایا تھا:۔

"تمام افراد جماعت کو تبلیغ میں حصہ لینا چاہیئے۔ اگر آج ہم یہ فرض ادا کر رہے ہوتے۔ تو پھر الگ مبلغوں کی ضرورت نہ تھی۔ اور جب تک جماعت یہ خیال دل سے نکال نہیں دیتی۔ کہ تبلیغ کرنا مبلغین کا کام ہے۔ افراد کا کام نہیں۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے یہ تحریک کی ہے۔ کہ ہر احمدی زندگی کا کچھ نہ کچھ حصہ اس کام کے لئے وقف کر دے۔ تاکہ اگر سارے سال میں تبلیغ کرنے میں غفلت ہو گئی ہو تو اس عرصہ میں اس غفلت کا ازالہ کیا جا سکے ..... اکثر حصہ جماعت کا ایسا ہے جس نے ابھی تک تبلیغ کے لئے وقف اوقات میں کوئی حصہ نہیں لیا"

پھر فرمایا:۔

"تبلیغ ایک ایسا ضروری کام ہے۔ اور ایسے اہم کام میں سے ہے۔ کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے ہر مسلمان پر اسے فرض قرار دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (۳ - ۱۰۶) یعنی تم وہ لوگ ہو۔ جو لوگوں کے نفع کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ یہ زید یا بکر کیلئے نہیں کہا گیا۔ بلکہ ساری امت سے کہا گیا ہے۔ پس ہر مومن پر فرض ہے کہ تبلیغ کرے۔ اور تبلیغ کے لئے وقف کرے"

پھر فرمایا۔

"تبلیغ کے لئے کچھ نہ کچھ عرصہ وقف کرنے کی تحریک میں نام لکھانے میں غفلت نہ کی جائے۔ سوائے اس کے کہ جسے چھٹی نہ مل سکے ... باقی سب کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ جو زیادہ رخصت لے سکیں وہ تین ماہ کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ لیکن کم سے کم جس قدر رخصت مل سکے وہ بھی لے لینی چاہیئے"

پس احباب اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ تحریک وقف وقت کے متعلق حضور نے کس قدر تاکید فرمائی ہے۔ بلکہ حضور نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ

"ہر ایک جماعت اپنے اپنے ممبروں کی فہرستیں بھجوا دے۔ اور کوئی فرد ایسا باقی نہ رہ جائے۔ جو کچھ نہ کچھ وقت نہ دے۔ سوائے اس کے جو دے ہی نہ سکے۔ یعنی جس کے پاؤں نہ ہوں۔ یا اس رنگ کی کوئی اور معذوری ہو"

لیکن اس وقت تک بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کیا اس سے یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ باقی جماعتوں کا کوئی فرد بھی ایسا نہیں۔ جو اس مطالبہ میں شامل ہو سکے؟ پس دوستوں کو اور جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد دفتر تحریک جدید کے ارسال کردہ فارموں کو پر کر کے ارسال کریں تاکہ تبلیغ کے میدان کو وسیع کیا جا سکے۔

جن جماعتوں میں فارم نہ پہنچے ہوں وہ دفتر ہذا سے منگوا سکتے ہیں۔ بہرحال یہ کام بہت فوری توجہ کا محتاج ہے۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

چودہری فضل الٰہی صاحب کا اعلان

چودہری فضل الٰہی صاحب ایم اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات نے ایک اشتہار ہمارے اعلان الفضل کے جواب میں شائع کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ میں نے دفتر قادیان سے کبھی امداد نہیں طلب کی ہے اور کوئی درخواست خلیفہ قادیان یا دفتر قادیان کو نہیں بھیجی۔ ہمیں حیرت ہے۔ کہ ہمارے اعلان میں کیا تحریر ہے۔ ہماری طرف سے تو یہ لکھا گیا ہے کہ دونوں نے ہم سے مدد طلب کی۔ کیا چودہری

ایک غلطی کیلئے معذرت

میں نے جو اپنی کتاب کلید صحت ایک ہزار مفت بھیجنے کا اشتہار دیا تھا اسمیں غلطی سے کتاب کیلئے محصول ۲ر کے ٹکٹ بھیجنے کا لکھا گیا تھا لیکن کتاب پر محصول صرف ایک آنہ خرچ ہوتا ہے! اس لئے جن بہنوں کی طرف سے ۲ر کے ٹکٹ آئے تھے ان کو ایک آنہ کا ٹکٹ واپس کر دیا گیا ہے! اب جو بہنیں کتاب منگانا چاہیں۔ وہ محصول کیلئے صرف ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ کریں۔ یہ کتاب میری بہنوں کے مطالعہ کیلئے از حد ضروری ہے۔ اس لئے جلد منگالیں کیونکہ کتاب ختم ہو رہی ہے پھر مفت نہیں ملیگی: انچارج نجم النساء بیگم بمقام شاہدرہ لاہور

قادیان میں کارخانے اور عمارتیں بنانے کے متعلق

مولوی محمد علی صاحب کی تحریک جسے اب وہ بھول گئے

مولوی محمد علی صاحب نے ان صنعتی کارخانوں کے متعلق جو حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قادیان میں جماعت کی ترقی و بہبودی اور بے کاری کو دور کرنے کے لئے حال ہی میں کھولے ہیں۔ بے جا بغض و حسد کا اظہار کیا ہے۔ اگر ان کی ایماندارانہ رائے یہی ہے۔ کہ صنعتی کارخانے کھولنے سے جماعت احمدیہ کی توجہ اصل کام یعنی تبلیغ اسلام سے ہٹ جائے گی۔ تو خود انہوں نے جب کہ وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سکرٹری تھے۔ صنعتی کارخانہ مثلاً مستری خانہ۔ درزی خانہ کیوں کھولے۔ اور کیوں ان کے لئے بار بار اپیلیں کی تھیں۔ گو وہ کارخانے چل نہ سکے۔ مگر مولوی صاحب نے ان کو چلانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ میں یہاں صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ بابت سال ۱۹۱۲-۱۱ء کے صفحہ ۲۲ و صفحہ ۲۳ میں سے چند اقتباس نقل کرتا ہوں۔ جو مولوی محمد علی صاحب کے اپنے قلم کے لکھے ہوئے ہیں

"دوسرا امر جیسا کہ میں نے ذکر کیا آمد مستری خانہ ہے۔ جو اس سال میں -/۱۵/ ۱۴۶ روپیہ ہوئی۔ اس خفیف سی آمدنی میں بھی مجھے آئندہ کے لئے بڑی امید نظر آتی ہے۔ مسلمانوں کی بیماریوں کی اگر کبھی تشخیص کی جائے۔ تو شاید ان کی جڑ بہت حد تک بے کاری معلوم ہوگی اس وقت بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ بیکاری کی مرض مسلمانوں میں عام ہے۔ ہمارے پاس اچھے اچھے نوجوان لڑکے آتے ہیں۔ انہیں یہ منظور ہے۔ کہ وہ بھوکے مسجد میں پڑے رہیں۔ لیکن یہ منظور نہیں۔ کہ وظیفہ بھی لیں۔ اور نجاری کا کام بھی سیکھ لیں۔ یا کوئی اور کام سیکھ لیں جہاں تک دینیات کا سوال ہے میں نے

تجربہ کیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ بے کار رہنے کے لئے یہ عذر کر دیتے ہیں کہ ہم تو صرف دینیات پڑھیں گے حالانکہ مستری خانہ میں یا اور کسی شاخ میں جہاں ہم کسی قسم کی بھی تعلیم دیتے ہیں۔ دینیات کی تعلیم ساتھ دی جاتی ہے۔ اسلام کی یہ تعلیم ہرگز نہیں۔ کہ تم کوئی کسب مت سیکھو۔ بلکہ عمدہ اور طیب روزی وہی ہے۔ جو انسان کوئی کسب کر کے کماتا ہے پس ہماری قوم کو اس بے کاری کے خلاف اپنی آواز اٹھانی چاہیئے۔ اور جس کا کسی ایسے نوجوان سے تعلق ہو۔ جو بے کاری کی بیماری میں مبتلا ہو۔ اسے سمجھانا چاہیئے۔ کہ کوئی کسب سیکھ لیں جس کے ساتھ دینیات کی تعلیم بھی مل سکے۔ نہایت ضروری ہے گو ایسے طلباء کو ہمیں وظائف دینے پڑیں گے۔ لیکن غور کیا جائے۔ تو یہ اخراجات آخر ایک آمدنی کی صورت بھی پیدا کر دیں گے۔ جو فیس سکے قائم مقام ہو کر اس مد کے اخراجات کے بڑے حصہ کو پورا کر سکے گی۔ اگر ہماری قوم میں کافی تعداد میں طلباء کوئی کسب سیکھنے کی خواہش رکھنے والے ہوں۔ تو ان کے لئے انتظام کرنے میں گو ابتدا میں کسی قدر اخراجات کا متحمل ہونا پڑیگا مگر آخر میں ان اخراجات کا بوجھ بہت کم ہو جاوے گا۔ دوسرے اس قسم کے کسب سکھانے میں یہ فائدہ ہے۔ کہ جہاں انگریزی تعلیم دلانے میں ایک لڑکے پر چھ سات یا دس سال تک آٹھ سے لے کر بارہ روپیہ ماہوار تک خرچ کر کے بھی ہم اسے اس قابل نہیں بنا سکتے۔ کہ وہ پندرہ بیس روپے کما سکے۔ کسی کسب کے سکھانے میں دو تین سال کے اندر

ہی اور قریباً نصف خرچ ماہوار اٹھا کر ہم اسے اس قابل بنا سکتے ہیں۔ کہ وہ روپیہ سوا روپیہ یومیہ کما لے۔ شرف انسانیت تو اخلاق میں ہے۔ نہ کسی خاص پیشہ میں پس یہ فوائد ایسے ہیں۔ کہ ان کی طرف جتنی جلد ہی قوم توجہ کرے۔ اسی میں اس کی بہتری ہے۔"

یہ وہ تحریر ہے جو مولوی محمد علی صاحب نے ۱۹۱۲-۱۱ء میں شائع کی۔ اب اس تحریر کو پڑھا جائے۔ اور پھر مولوی صاحب کا وہ خطبہ جمعہ دیکھا جائے۔ جو ۱۱ جنوری ۱۹۳۷ء کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے اور جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ یہ جماعت دیال باغ جیسی سکیموں کے پیچھے پڑ گئی اور اس طرح اصل کام اشاعت اسلام سے اس کی توجہ ہٹ گئی ہے۔ اور پھر لکھتے ہیں۔ کہ جو جماعت بھی ان سکیموں پر اپنی طاقت خرچ کرے گی۔ اس کا مقصد بھی لازماً یہی ہو جائے گا۔ × × ایسی سکیموں میں پڑنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدمت دین اشاعت اسلام اور دجال اور عیسائیت کو مغلوب کرنے کا جذبہ کمزور ہو جائے گا۔ اور بالآخر ہم خود بھی مغلوب ہو جائینگے۔

ان ہر دو تحریروں کو پڑھ کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ ایک ہی شخص کی لکھی ہوئی ہیں۔ یہ اسی حسد اور بغض کا کرشمہ ہے۔ جس نے مولوی محمد علی صاحب کو جماعت احمدیہ کی اچھی سے اچھی بات کی مخالفت کرنے کے لئے بے تاب کر رکھا ہے۔ اور جس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ اپنی سابقہ تحریروں کی پروا نہ کرتے ہوئے جو منہ میں آتا ہے کہہ گذرتے ہیں۔

مولوی صاحب نے دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ قادیان میں مکانات اور کوٹھیاں کیوں بنائی جا رہی ہیں۔ اس کے متعلق بھی میں مولوی صاحب ہی کی پرانی تحریر مطبوعہ سالانہ رپورٹ ۱۹۱۲-۱۱ء کے صفحہ ۳۱ سے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ کہ پچیس سال پہلے مولوی صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام وسع مکانک پر ویسا ہی ایمان رکھتے تھے۔ جیسا کہ ہر احمدی اب بھی رکھتا ہے۔ چنانچہ

مولوی صاحب رپورٹ مذکور میں صیغہ عمارت کی نسبت جس میں سکول کے علاوہ ان کی اپنی کوٹھی بھی شامل تھی۔ تحریر فرماتے ہیں۔

"دوسرا امر عمارت کا سوال ہے سال گذشتہ میں اس مجمع میں بڑے زور شور سے ایک لاکھ روپیہ کی مستقل فنڈ کی تحریک ہوئی تھی۔ منشاء الٰہی نے اس مستقل فنڈ کو عمارت کی صورت میں لگانا ہمارے لئے پسند کیا۔ مگر جب یہ تحریک ہوئی۔ تو قوم کے ایک بہت بڑے حصہ نے اس طرح خاموشی اختیار کی کہ گویا اس کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ چھ مہینوں کی کوشش اور مسلسل تحریکوں کے بعد اخیر سال تک صرف سولہ ہزار روپیہ وصول ہؤا۔ اگر وہ پر انا جوش یا تحریک پر جو نیا جوش پیدا ہؤا تھا۔ وہ بھی قائم رہتا۔ تو تین سال میں ایک لاکھ کی فراہمی کی امید ہوتی۔ جو یقیناً ایسی عمارت کے بنانے کے لئے ایک اس قدر لمبا وقفہ ہے۔ کہ اس قدر دیر تک اس کو جاری رکھنے میں بہت سے نقصانات کا احتمال ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے۔ کہ وہ جوش بھی قائم نہ رہا۔ اور اب سال کے گذرنے کے بعد اڑھائی تین ہزار ماہوار صیغہ تعمیر کی آمد کی بجائے ڈیڑھ دو ہزار کے درمیان بمشکل رقم رہ گئی ہے۔ یہ عمارت تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ کوئی حصہ اس کا چھت تک پہنچا ہؤا ہے۔ اور کوئی حصہ دروازوں کے اوپر تک اور کچھ کرسی تک۔ یہ تمام ہاتھ پھیلائے ہوئے زبان حال سے تمہیں پیغام دے رہے ہیں۔ کہ اگر تم خدا کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کچھ لینے کے خواہاں ہو۔ اور ناکام پھیرے جانا پسند نہیں کرتے ہو۔ تو میرے پھیلائے ہوئے ہاتھوں کو بھی خالی نہ رکھو۔ میں تمہاری قوم کا گھر ہوں۔ میری بنیاد الہام الٰہی وسع مکانک کے ماتحت ڈالی گئی ہے۔ میری بنیاد مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔ تم مجھے کس بیکسی کی حالت میں چھوڑ کر میری طرف سے بے توجہ ہو کر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم مسیح علیہ السلام اور مسیح علیہ السلام کے خلیفہ کے احکام کو مانتے ہیں۔ تمہاری جیبوں سے میرے لئے جو کچھ نکلیگا۔ وہ تمہاری ابدی راحت کا موجب ہوگا۔

حکیم فضل الٰہی کون ہے

ایک شخص حکیم فضل الٰہی انجمن احمدیہ کے نام پر سری نگر (کشمیر) سے ڈیڑھ سو روپیہ وصول کر کے چلا گیا ہے۔ کسی دوست کو اس کے متعلق علم ہو۔ کہ وہ کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے۔ اور آج کل کہاں ہے۔ تو مطلع فرما دیں

(ناظر امور عامہ)

کلید صحت

ایچ۔ نجم النساء بیگم صاحبہ نے مندرجہ بالا نام سے ایک مختصر سا رسالہ شائع کیا ہے جس میں خواتین کی صحت و تندرستی کے متعلق نہایت مفید ہدایات درج ہیں۔ ہمارے خیال میں خواتین کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس میں درج شدہ ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ رسالہ مفت صرف محصولڈاک ایک آنہ بھیج کر منگا لیں۔ پتہ یہ ہے مالک دواخانہ ہمدرد نسواں۔ شاہدرہ۔ لاہور

اٹاوہ سے گھی منگائیے

"جماعت احمدیہ اٹاوہ عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور اس وجہ سے ہر کام میں رکاوٹ پیش آ رہی ہے۔ اٹاوہ گھی کی بہت بڑی منڈی ہے۔ لاکھوں روپیہ کا بیوپار روزانہ ہوتا ہے۔ اس وقت وہاں گھی کا نرخ ۷ اچھٹانک ہے جہاں جہاں گھی خراب یا گراں ملتا ہے وہاں کے احباب جماعت کو چاہئے۔ کہ پیشگی قیمت بھیج کر کم سے کم ایک من گھی بطور نمونہ بذریعہ ریلوے مال گاڑی سے معرفت سید رضا حسین صاحب احمدی پسر سید ممتاز حسین صاحب احمدی مختار محلہ [illegible] منگوالیں اور تجربہ کریں

ناظر امور عامہ قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودہری اعظم علی صاحب سب جج صاحب بہادر

درجہ سوئم ضلع ڈیرہ غازیخان

دعوٰی یا اپیل دیوانی ۱۲۱۴ ۱۹۳۶ء

مسماۃ عائیشہ دختر پیرن ذات بڑائی قسمانی سکنہ چاہ قسمانی والہ موضع ہڈیر ملانہ تحصیل وضلع ڈیرہ غازیخان مدعیہ۔ بنام خدا بخش ولد حیدر ذات زور سکنہ ونمبردار چاہ زور والہ موضع چک زور بھانہ کینجہ تحصیل وضلع مظفر گڑھ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی خدا بخش مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام خدا بخش مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خدا بخش مذکور تاریخ ۵ ۲/۳ کو مقام ڈیرہ غازیخان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

میرے پاس نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں مال حسب منشاء اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرماویں

ملنے کا پتہ:۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

حاجتمندوں کیلئے نادر تحفہ

احباب کرام کی ہمدردی اور بہتری کیلئے یہ نادر تحفہ جو تمام قسم کی اعصابی کمزوریوں کو دور کرنے میں لاثانی اور بے نظیر ہے۔ دل اور دماغ کو طاقت دینے والا خون صالح پیدا کرنے والا بجلی کی طرح اثر کر کے سست بدن کو چست بنانے والا جو خصوصاً بوڑھوں کے لئے موسم سرما میں نعمت غیر مترقبہ ہے۔ دیگر فوائد اس کے استعمال سے ہی معلوم ہوں گے اس کا نسخہ حاجتمندوں کی نذر کیا جاتا ہے۔ اب تمام اشتہاری دواؤں کو چھوڑ کر جن کے اجزاء بھی معلوم نہیں ہوتے۔ اس نسخہ کو دوست خود تیار کر کے استعمال کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ ایک تولہ سم الفار سفید کو پہلے ایک پاؤ شیر مدار میں کھرل کریں پھر ایک پاؤ آب پیاز میں۔ پھر ایک پاؤ آب لہسن میں پھر ایک پاؤ آب ادرک میں جب خشک ہو جائے۔ تو اس میں سے ایک گرین لیکر اس میں ۱/۲ گرین اسٹرکنیا اور دو گرین فرائی فاسفورس ملا کر ایک گولی بنالیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ اسی طرح تمام دوائی کی خوراک اسی حساب سے احتیاط سے تیار کر لیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام بعد غذا پانی کے ساتھ کھائیں۔ دودھ اور گھی حسب مقدور ہضم ہو سکے استعمال کریں۔

نوٹ:۔ اگر کوئی صاحب خود دوائی تیار نہ کرنا چاہیں۔ تو ہمارے پاس دوائی تیار ہے جس کی قیمت فی خوراک ا/ ہے جب ضرورت منگوا سکتے ہیں۔ لیکن محصولڈاک پیکنگ ۸/ بذمہ خریدار ہوگا۔ کم از کم ایک ماہ کی خوراک منگوانی ضروری ہے۔

المشتہر:۔ مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گرمی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے شاگرد کی دکان سے

جنکے حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تشنج۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمے سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپکے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

بقیہ فہرست ۲

(۱۳۶) امۃ اللہ بیگم زوجہ مرزا صالح علی صاحب سندھ
(۱۳۷) امۃ اللہ بیگم صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی منٹگمری
(۱۳۸) آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ سلیم شاہ صاحب احمد آباد سٹیٹ سندھ
(۱۳۹) آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ افریقہ لائلپور
(۱۴۰) آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر محمد اسحاق صاحب خانپور
(۱۴۱) امینہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب دہلی۔
(۱۴۲) سماۃ بھاگ بھری صاحبہ زوجہ ملک صاحب خانصاحب نون فتح آباد۔ شاہ پور
(۱۴۳) بلقیس بیگم صاحبہ زوجہ جہنہ عبد القادر صاحب لاہور چھاؤنی۔
(۱۴۴) بے نظیر بیگم صاحبہ زوجہ سید حبیب اللہ شاہ صاحب سیالکوٹ
(۱۴۵) حاکم بی بی صاحبہ زوجہ حکیم غلام حسن صاحب لائبریرین ہیلاں گجرات
(۱۴۶) حلیمہ بیگم دختر میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں حال لدھیانہ
(۱۴۷) استانی رحمت الٰہی صاحبہ زوجہ عبد الرحمٰن صاحب منٹگمری
(۱۴۸) زہرہ بیگم صاحبہ زوجہ نیک محمد صاحب بوٹ میکر اوکاڑہ
(۱۴۹) زینب بی بی صاحبہ زوجہ محمد فاضل صاحب فیروز پور
(۱۵۰) زینب بیگم صاحبہ دختر میاں احمد دین صاحب زرگر آگرہ
(۱۵۱) زینب قدسیہ صاحبہ دختر امیر احمد صاحب قریشی لاہور
(۱۵۲) سجیدہ بیگم صاحبہ۔ زوجہ ڈاکٹر ظفر حسین صاحب کوہاٹ۔
(۱۵۳) سردار بیگم زوجہ ملک عبد الحمید صاحب رہتاسی۔ موضع پڈھانہ ضلع لاہور
(۱۵۴) سلیمہ بیگم زوجہ مظفر احمد صاحب گنج لاہور
(۱۵۵) عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور
(۱۵۶) علیمہ بیگم زوجہ پیر حبیب احمد صاحب زیرہ
(۱۵۷) محمد بی زوجہ علی احمد صاحب ہرکارہ قلعہ رام کور ضلع شیخوپورہ
(۱۵۸) ممتاز بیگم دختر رحیم بخش صاحب بہاولپور
(۱۵۹) سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا عزیز احمد صاحب ای اے سی گوجرانوالہ
(۱۶۰) نواب زرینہ بیگم زوجہ یوسف علی صاحب عرفانی
(۱۶۱) مستری جان محمد صاحب چک ۳۴ راؤ تیانی سندھ
(۱۶۲) امۃ السلام بیگم صاحبہ کراچی
(۱۶۳) بابو علی حسن صاحب سابق ڈرافٹسمین کوئٹہ
(۱۶۴) ڈاکٹر قاضی لعل دین صاحب ہوشیارپور
(۱۶۵) عبد القادر خان صاحب احسان بستی رنداں ڈیرہ غازیخان۔
(۱۶۶) عبد الکریم صاحب پسر منشی عبد الخالق صاحب ملازم لنگرخانہ
(۱۶۷) میر عبد الواحد صاحب افریقی۔ بنگال
(۱۶۸) مولوی عبد اللہ صاحب زیروی مولوی فاضل بھے پور
(۱۶۹) عظمت اللہ برادر چودہری عصمت اللہ صاحب وکیل لائل پور
(۱۷۰) میاں محمد اکبر علی صاحب لاہور
(۱۷۱) میاں محمد الدین پسر فتحدین ساکن ہرسیاں
(۱۷۲) ملک محمد ظفر صاحب ملازم کابل ایجنسی
(۱۷۳) زینب بیگم زوجہ بابو محمد شریف صاحب انبالہ چھاؤنی
(۱۷۴) میاں غلام حسین ولد علم دین۔ ردال خورد
(۱۷۵) زینب بیگم صاحبہ ہمشیرہ جعفر احمد صاحب فیروز پور چھاؤنی
(۱۷۶) میاں دین محمد صاحب برادر اختر صاحب لاہور
(۱۷۷) محمد یوسف پسر منشی ابراہیم صاحب قادیان۔ لاہور
(۱۷۸) سیدہ محمودہ صاحبہ۔ تاج منزل رہتک
(۱۷۹) عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ قریشی عبد المجید صاحب لاہور
(۱۸۰) حسین بیگم صاحبہ والدہ ماسٹر بشیر احمد ونیس۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔
(۱۸۱) امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ بنت شیخ مصری صاحب

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ جنوری۔ برطانیہ میں انفلوائینزا کی وبا شدت سے پھیلی ہوئی ہے گذشتہ ہفتہ ۱۷۱۳ اشخاص فوت ہوئے اس سے پہلے ہفتہ میں ۱۸۳۶ اموات ہوئی ہیں۔ لنڈن میں اس وباء سے ۶۶۳ اموات ہوئی ہیں۔

لنڈن ۲۲ جنوری انگلستان کے خاندان شاہی کے ممتاز رکن ارل آف شیفٹسبری نئی دہلی آرہے ہیں۔ وہ یہاں آکر ان رسوم کی تجاویز پر غور کریں گے۔ جو ملک معظم کی سیاحت کے سلسلہ میں ادا کی جائیں گی۔ ان تجاویز میں نمایاں حیثیت اس دربار کو حاصل ہوگی۔ جس میں نئے آئین کے واضعین میں انعامات تقسیم ہونگے۔

دہلی ۲۲ جنوری۔ وادیٔ خیسورہ کی مہم کا کام ختم ہوگیا ہے۔ دو دستوں کے سوا باقی فوج واپس چلی آئی ہے۔ مہم کے آغاز سے اختتام تک سرکاری فوج کے ۹۲ افراد ہلاک اور ۱۲۷ مجروح ہوئے۔ قبائل کے ۱۱۹ افراد ہلاک اور ۱۸۶ مجروح ہوئے۔ قبائل کو دیہات میں جانے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ اور ان سے کہہ دیا گیا ہے۔ کہ جب تک وہ جارحانہ اقدام نہ کریں گے ان پر کوئی حملہ نہ کیا جائے گا۔ قبائل کے مخاصمانہ اقدام کے باعث حکومت نے پچاس ہزار روپیہ کا وظیفہ بند کر دیا ہے۔ جو پہلے دیا جاتا تھا۔ ایک سو اشخاص بطور یرغمال وقت مناسب تک اسیر رہیں گے۔ ۱۰۰ رائفلیں تین سال بعد قبائل کو واپس دیدی جائینگی

ٹوکیو ۲۳ جنوری۔ جاپانی کابینہ نے ایک ضروری اجلاس میں پارلیمنٹ کو توڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ فوج کے رویہ اور سیاسی جماعتوں کی روش کے باعث اصلاح نظام ناممکن تھی۔ بعد کی اطلاع ہے۔ کہ کابینہ نے بھی مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۲۴ جنوری۔ مقدمہ سازش روس کے سترہ ملزمین نے اقبال جرم کر لیا ہے۔ ان کے خلاف سازش انقلاب اور جرمنی جاپان اور پولینڈ کو مدد دینے کا الزام تھا۔ تمام ملزموں کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔

واشنگٹن ۲۲ جنوری۔ دریائے اوحیو میں قیامت آفریں طوفان آگیا جس کے باعث ایک لاکھ پچاس ہزار اشخاص بے خانماں ہوگئے بارہ ریاستوں میں سلسلہ مواصلات منقطع ہوگیا۔ سن سناٹی اور موسیولی کے درمیان برقی رو کے منقطع ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ غارت گری کو روکنے کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ حکومت امدادی تدابیر اختیار کر رہی ہے اور مصیبت زدوں کی جانیں بچانے کے لئے جہاز روانہ ہوگئے ہیں۔

دہلی ۲۲ جنوری۔ دہلی میں ٹھیلہ والوں نے عام ہڑتال کر دی تھی۔ لیکن اب وہ ختم ہوگئی ہے کیونکہ حکام نے شکایات رفع کرنے کا انہیں یقین دلایا ہے اور وعدہ کیا ہے۔ کہ ٹھیلے تمام سڑکوں پر چلانے کی اجازت دیدی جائے گی۔

کلکتہ ۲۳ جنوری۔ مسٹر وی وی گری ایم ایل نے کل ایجنٹ بنگال ناگپور ریلوے سے ایک گھنٹہ تک ہڑتال کے متعلق گفتگو کی۔ مسٹر گری نے ریلوے یونین کی طرف سے سمجھوتہ کی شرائط پیش کر دی ہیں۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) عراق کے فوجی کالج میں اس وقت تک دو ہزار طلبہ داخل ہوچکے ہیں۔ اور ابھی تک متعدد طلبہ کی درخواستوں پر غور ہو رہا ہے۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ تحصیل امرتسر کے مسلم دیہاتی علقے سے میر مقبول محمود اتحاد پارٹی کے امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوگئے ہیں۔ کیونکہ ان کا مدمقابل غیر مشروط طور پر دستبردار ہوگیا ہے۔

کلکتہ ۲۳ جنوری۔ اخبار "سٹار آف انڈیا" لکھتا ہے۔ کہ کلکتہ میں ہندو کانگریسیوں ہندو سبھا کے لیڈروں ہندو زمینداروں وغیرہ کا ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بنگالی کے لئے ایک "قیاسی کابینہ" مرتب کیا گیا۔ کابینہ کے سات وزراء میں سے وزارت عظمیٰ کے علاوہ دیگر چار وزارتیں بھی ہندوؤں کو تفویض کی گئیں۔ اور مسلمانوں کے حصہ میں صرف دو وزارتیں آئیں۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ ملاپ نے لکھا ہے۔ کہ "یوم آزادی کامل" کے حلف کو خلاف قانون قرار دئے جانے کے متعلق پنجاب گورنمنٹ نے کوئی فیصلہ کر رکھا ہے یہ فیصلہ حکومت ہند کے ایماء پر ہوا ہے۔ اور سارے صوبوں کی حکومتیں حلف کو خلاف قانون قرار دینے کا اعلان کرنے والی ہیں

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی